الحمد لله رب العالمين وأشهد الااله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ﷺ وبعد:

علامت نمبرنو: بڑے گناہوں کی ایک پہچان یہ بھی ہے کہ جس گناہ کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ اس کا کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا یا اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے یا اللہ نے اس پر جہنم واجب کر دیا ہے۔

سطورذیل میں چند ایسے ہی بڑے گناہوں کی نشاندہی کی جارہی ہے۔جن کے بارے میں اس طرح کے سخت الفاظ کتاب وسنت میں استعمال کئے گئے ہیں۔اللہ ہم سب کو ہرگناہ سے محفوظ رکھے آمین۔

۱/ شرک کرنے والا بغیرتوبہ کے مرجائے تو کبھی بھی جنت میں نہیں جائے گا، ارشادباری تعالی ہے:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّهُ عَلَيهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (المائدة: ۷۲)

یعنی:"جواللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا"۔

۲/ قطع رحمی کرنے والا یعنی رشتوں کو توڑنے والا:

عن جبير بن مطعم رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: (لا يدخل الجنة قاطع). (بخاري ومسلم)

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"قطع کرنے والا توڑنے والا جنت میں نہیں جائے گا"۔(بخاری ومسلم)

صحیح مسلم میں ہے سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: یعنی قاطع رحم یعنی: قطع رحمی کرنے والا رشتوں کو توڑنے والا۔

صلہ رحمی سے مراد نسبی رشتہ دار ہیں خواہ ان کا تعلق باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے ہو چاہے وہ وارث ہوں یا وارث نہ ہوں، البتہ یہ واضح رہے کہ رضاعی اور سسرالی رشتے اس میں شامل نہیں ہیں۔

امام ابن باز رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ارحام اور ذوی القربی سے کون لوگ مراد ہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بیوی کے رشتہ دار شوہر کے ارحام میں شامل نہیں ہوتے۔؟

انہوں نے جواب دیا کہ ارحام سے مراد وہ نسبی رشتہ دار ہیں جو تمہارے والد یا تمہاری والدہ کی طرف سے ہوں یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے سورۃ الأنفال اور سورۃ الأحزاب میں فرمایا ﴿وأولو الأرحام بعضهم أولى ببعض في كتاب الله﴾ یعنی: رشتہ دار اللہ کی کتاب (حکم) کے مطابق ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں، پھر امام موصوف نے مزید فرمایا: کہ اگر بیوی کے رشتہ دار شوہر کے اپنے نسبی رشتہ دار نہ ہوں تو وہ شوہر کے ارحام میں شامل نہیں ہیں لیکن وہ ان دونوں کی اولاد کے لئے ارحام ہیں۔(فتاوی اسلامیہ ۴/۱۹۵)

معلوم ہوا کہ وہ رشتہ دار جن کا تعلق نسب سے ہے ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا واجب اور قطع رحمی کرنا بڑا اور سنگین گناہ ہے، رضاعی اور سسرالی رشتہ دار چونکہ ارحام میں شامل نہیں ہیں اسی لئے ان کے ساتھ صلہ رحمی واجب نہیں ہوتی، اور جب صلہ رحمی واجب نہیں ہوتی تو ان کے ساتھ قطع تعلق گناہ نہیں ہوتا، البتہ مروت، ادب واحترام اور اسلامی اخلاق وآداب کے خلاف ضرور ہے۔

۳/ کثرت سے شراب پینے والا:

۴/ جادو کی تصدیق کرنے والا:

عن أبي موسى الأشعري رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: (ثلاثة لا يدخلون الجنة مدمن خمر و قاطع رحم ومصدق بالسحر) (مسند احمد وابن حبان والحاكم وصححه وأقره الذهبي، وقال شعيب الأرناؤط حسن لغيره)

ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:"تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے، شراب کا عادی، قطع رحمی کرنے والا، اور جادو کی تصدیق کرنے والا"۔(مسند احمد)

۵/ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا:

۶/ احسان جتلانے والا:

عن عبد الله بن عمر رضـی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : (ثـلاثة لا يـدخلون الجنة العاق لوالديه ومدمن الخمر والمنان بـمـا أعطى) (سنن نسائی مسند احمد وابن حبان وقال الألباني : وهذا اسناد جيد رجاله ثقات رجال الشيخين غير عبد الله بن يسار وقد روى عنه جماعة من الثقات ووثقه ابن حبان فهو حسن الحديث ان شاء الله . السلسلة الصحيحة رقم: ٦٧٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’تین قسم کے لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے‘ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا‘ شراب کا عادی‘ اور دے کر احسان جتلانے والا‘‘۔ (سنن نسائی‘ سلسلہ صحیحہ)

۷/ بے غیرت مرد:

۸/ مردنما عورت‘ یعنی مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت:

عـن عبد الله بن عمر رضـی الـله عنه قال قال رسول الله ﷺ :(ثـلاثة لا يـدخـلون الجنة العاق لوالديه والديوث والرجلة من النساء) (مسند البزار وصححه الحاكم والذهبي والألباني ‘ السلسلة الصحيحة ١٣٩٧)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا‘ بے غیرت مرد‘ اور مردنما عورت‘‘۔ (مسند بزار‘ سلسلہ صحیحہ)

۹/ چغل خور:

عن حذيفة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : لا يدخل الجنة قتات) (صحيح بخارى)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’چغل خور جنت میں نہیں جائے گا‘‘۔ (بخاری)

چغلی کو عرب زبان میں نمیمہ کہتے ہیں جس کا مطلب ہے ایک شخص کی بات دوسرے تک اس نیت اور مقصد سے پہونچانا کہ ان دونوں کے درمیان نفرت‘ فساد‘ عداوت اور دشمنی پیدا ہو جائے۔ مثلاً کوئی شخص آ کر کسی سے کہے کہ فلاں شخص تمہارے بارے میں یہ یہ کہہ رہا تھا‘ وہ تمہاری برائیاں بیان کر رہا تھا‘ وہ تم سے بہت نفرت کرتا ہے اس کے دل میں تمہاری بے انتہا نفرت بھری ہوئی ہے‘ اس کے دل میں تمہارے لئے کوئی جگہ اور ہمدردی نہیں ہے‘ وغیرہ وغیرہ اور مقصد دونوں کے درمیان جھگڑا اور فساد کروانا ہو یہی چغلی ہے‘ جو غیبت سے زیادہ خطرناک اور بڑا گناہ ہے کیونکہ غیبت میں کسی کی اس کی غیر موجودگی میں لوگوں کے سامنے صرف اس کی خامی اور برائی بیان کی جاتی ہے مقصد عداوت پیدا کرنا یا لڑائی کرانا نہیں ہوتا ہے‘ مقصد صرف برائی بیان کرنا ہوتا ہے جس سے اس کی عزت ضرور مجروح ہوتی ہے‘ لیکن مقصد دشمنی پیدا کرانا نہیں ہوتا جبکہ نمیمہ میں غیبت تو ہوتی ہی ہے ساتھ ہی لڑائی‘ نفرت اور فساد پیدا کرنا مقصد ہوتا ہے۔ اسی لئے ہر نمیمہ غیبت ہے لیکن ہر غیبت نمیمہ نہیں ہوتی۔

۱۰/ جھوٹی قسم کھا کر لوگوں کا مال ہڑپ کر جانے والا:

عـن أبـى أمـامة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : (من اقتطع حق امرء مسلم بيمينه فقد أوجب الله له النار وحرم عليه الجنة) فقال له رجل:(وان كان شيئا يسيرا ؟ قال وان كان قضيبا من أراك) (بخاری ومسلم)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ’’جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لیا‘ اللہ نے اس پر جہنم واجب کر دیا ہے اور جنت حرام کر دی ہے‘ ایک شخص نے کہا: خواہ وہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چاہے وہ پیلو کی ایک معمولی ٹہنی ہی کیوں نہ ہو‘‘۔ (بخاری ومسلم)

وضاحت: مشرک، وکافر اور منافق اسی طرح اگر کوئی گناہ کو حلال کرتا ہے اور پھر توبہ کئے بغیر مرجاتا ہے تو وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا، البتہ وہ لوگ جو اس طرح کے گناہوں کا ارتکاب تو کرتے ہیں لیکن ان کو حلال نہیں کرتے بلکہ حرام ہی سمجھتے ہیں تو ان کے بارے میں سلف صالحین کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر توحید پر ان کی وفات ہوئی تو وہ ضرور ایک نہ ایک دن جنت میں آئیں گے، اور اس طرح کی حدیثوں کا مطلب ہے کہ:

۱/ وہ یا تو اول وہلہ یعنی شروع ہی میں جنت میں نہیں جائیں گے۔ کیونکہ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

۲/ یا یہ مطلب ہے کہ یہ گناہ اتنے بڑے ہیں کہ ان کی سزا یہی ہونی چاہئے کہ وہ جنت میں داخل نہ ہوں لیکن اللہ بڑا مہربان ورحم دل ہے اس لئے ان کو معاف کردے گا کیونکہ انہوں نے شرک نہیں کیا۔

۳/ یا مطلب لوگوں کے لئے تہدید وتخویف اور تحذیر ہے، یعنی لوگوں کو ان گناہوں سے ڈرانا اور دھمکانا مقصد ہے تاکہ لوگ ان سے بچیں۔

۴/ یا یہ کہ ان گناہوں کو حلال کرنے والے ہوں ہو تو پھر ایسی صورت میں وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ انہیں جنت کی خوشبو بھی نہیں ملے گی کیونکہ گناہ کو حلال کرنے کی صورت میں انسان اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۶/ صفر ۱۴۴۸ھ موافق ۲۰/ جولائی ۲۰۲۶ء
مکتب جالیات جبیل مملکت سعودی عرب

ملاحظہ: بڑے گناہوں کی دیگر علامات جاننے کے لئے اس سے متعلق راقم کے دوسرے مضامین اور مقالات کا مطالعہ مفید ہوگا!

جزاکم اللہ خیرا۔